بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No. L. 5254

فون نمبر ۹۹

الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم سہ شنبہ
خطبہ نمبر ۵

فی پرچہ ۱۰
یکم شعبان ۱۳۷۸ھ

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۰ تبلیغ ۱۳۳۸ھش ۱۰ فروری ۱۹۵۹ء | نمبر ۳۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ فروری۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ان دنوں دانت میں تکلیف کے باعث ناساز رہی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین

تحریک جدید کا وعدہ بھجوانے کی آخری تاریخ — ۲۸ فروری

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید سال ۲۵/۱۵ کے وعدہ جات بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ۱۹۵۹ء مقرر فرمائی ہے۔ صرف وہ وعدے جن پر ۲۸ فروری تک کی مُہر ہو گی منظور کئے جائیں گے۔ حضور کی مقرر فرمودہ تاریخ میں اب صرف تین ہفتے باقی رہ گئے ہیں۔ جملہ عہدہ داران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ لے کر مقررہ تاریخ تک وکالت مال تحریک جدید کو مطلع فرمائیں ؛

(وکیل المال (اوّل) تحریک جدید)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب لاہور تشریف لے گئے

ربوہ ۹ فروری۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت انصاف ربوہ میں قریباً ڈیڑھ ماہ قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۷ فروری بروز ہفتہ بعد دوپہر بذریعہ موٹر کار لاہور تشریف لے گئے۔ آپ وہاں سے کراچی ہوتے ہوئے ہالینڈ کے دارالحکومت ہیگ تشریف لے جائیں گے ؛

تقریب نکاح و رخصتانہ

لاہور — مکرم مولوی عبد القادر صاحب مربی سلسلہ لاہور نے مورخہ ۷ فروری ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ یہاں مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل کی صاحبزادی عزت تنویر صاحبہ کا نکاح مکرم عبد المنان صاحب بی فارمیسی آف سیالکوٹ کے ہمراہ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

لائل پور سے متعدد کالجوں کے طلباء کی ربوہ میں آمد

ربوہ ۹ فروری۔ لائل پور کے متعدد کالجوں کے طلباء مرکز سلسلہ کو دیکھنے اور حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے کل صبح ربوہ تشریف لائے۔ بعض پروفیسر صاحبان بھی ان کے ہمراہ تھے۔

انہوں نے یہاں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر اور مختلف شعبہ جات دیکھنے کے علاوہ یہاں کے تعلیمی ادارے بھی دیکھے۔ نیز نہ ان میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء سے بھی ملے۔ سوا گیارہ بجے کے قریب وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ملاقات کی غرض سے حاضر ہوئے حضور نے ان کی درخواست پر ایک مختصر سی تقریر ارشاد فرمائی جس میں انہیں نہایت قیمتی اور زریں نصائح سے سرفراز فرمایا۔ بعد دوپہر نظارت اصلاح و ارشاد نے ان کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں انہیں انڈونیشیا عدن مغربی جرمنی نیز مشرقی و مغربی افریقہ کے ان تمام طلباء سے ملنے اور تعارف حاصل کرنے کا موقعہ ملا جو ربوہ میں علم دین حاصل کر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ آج کل زمانہ دنیا میں اسلام کس طرح غالب آسکتا ہے۔ اس تقریب کے بعد طلباء لائل پور واپس تشریف لے گئے ؛

ولادت باسعادت

یہ خبر خوشی اور مسرت سے سنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم اور مکرم ناصر محمد صاحب سیال کو ۷ فروری ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی نواسی اور محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اصلاح و ارشاد کی پوتی ہے۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر افراد اور محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ دراز عمر عطا کرے۔ اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرتے ہوئے اسے والدین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ خواتین کی دینی تعلیم کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ کرے

جن عورتوں نے اسلام کو اچھی طرح سمجھ لیا انہوں نے اخلاص اور ایمان کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے

جمعہ اسلام کے نہایت اہم ارکان میں سے ہے عورتوں کو اس میں ضرور شریک ہونا چاہئیے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کیا جا رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

یوں تو عام طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا

خطبہ مختصر کیا کرتے تھے

اور نماز لمبی پڑھاتے تھے۔ اور اس کا آپ کے صحابہؓ پر اس قدر اثر تھا۔ کہ جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے۔ تو آپ خطبہ کے لئے ممبر پر کھڑے ہوئے۔ اور کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد عربی کا خطبہ پڑھا اور نیچے اتر آئے۔ لیکن آج تو ضرورت کی وجہ سے بھی خطبہ مختصر پڑھنا چاہیئے۔ اور پھر میری صحت بھی اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ خطبہ مختصر ہو۔ کیونکہ اگر خطبہ یا نماز لمبی ہو جائے۔ تو بعد کی تقریروں میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے مجبوری کے طور پر بھی سالانہ کے دنوں میں خطبہ کو مختصر کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ آج میں اختصار کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ

جمعہ اسلام کے نہایت اہم ارکان میں سے ہے

قرآن کریم اس کے متعلق فرماتا ہے کہ اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ یعنی جب جمعہ کی اذان ہو تو تم جلدی جلدی باقی تمام کام چھوڑ کر جمعہ کی نماز کے لئے چلے جایا کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ نماز جمعہ مسلمانوں کے لئے مدرسہ کے طور پر ہے۔ اس میں لوگ امام سے مختلف باتیں سنتے ہیں۔ جن میں انہیں دین کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جماعت کا مرکزی حصہ مدینہ میں رہتا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

جماعت کا مرکزی حصہ

قادیان میں رہتا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی کبھی عورتوں میں بھی تقریر فرمایا کرتے تھے۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی کبھی کبھی عورتوں میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔ حضرت خلیفہ اولؓ بھی عورتوں میں ہر تیسرے دن درس دیا کرتے تھے۔ اب ہماری باہر کی جماعتیں درس القرآن سے فائدہ نہیں اٹھا سکتیں کیونکہ ہمارے پاس نہ تو زیادہ عالم ہیں۔ اور نہ مبلغ ہیں۔ اس لئے

عورتوں کو اسلام نے ہدایت

دی ہے۔ کہ وہ نماز جمعہ میں شامل ہوا کریں۔ مجھے یہ بات سنکر نہایت افسوس ہوا۔ کہ ہزارہ کے مبلغ نے مجھ سے ذکر کیا کہ صوبہ سرحد میں عورتیں جمعہ میں نہیں جاتیں۔ کیونکہ ان کے مرد کہتے ہیں۔ کہ ہم خان ہیں۔ ہماری اس میں ہتک ہوتی ہے (اس خطبہ کے بعد پشاور کے جو موجودہ امیر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کسی خاص شہر کی بات ہوگی۔ ورنہ ہمارے ہاں تو پشاور میں عورتیں جمعہ کے لئے باقاعدگی سے جاتی ہیں۔) لیکن

اسلام کا رتبہ

خانوں اور پٹھانوں سے بھی بڑا ہے۔ اوّل تو ہمیں یہ فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ مسلمان بڑا ہوتا ہے یا خان بڑا ہوتا ہے نیاب محمد خان صاحب پہلے پہلے قادیان آئے۔ تو وہ چھوٹے بچے تھے۔ ان کا باپ قندھار کا گورنر تھا۔ حضرت خلیفہ اولؓ کا جب اپریشن ہونے لگا۔ تو اس خیال سے کہ لوگ ہجوم کریں گے اور اس سے کہیں اپریشن خراب نہ ہو جائے۔ نیاب محمد خان کو کمرہ سے باہر پہرہ پر کھڑا کر دیا گیا۔ اکبر شاہ نجیب آبادی کا یہ دعویٰ ہوا کرتا تھا۔ کہ میں حضرت خلیفہ اولؓ کا بہت پیارا ہوں۔ اس لئے وہ یہ سنتے ہی کہ

حضرت خلیفہ اولؓ کا اپریشن

ہونے لگا ہے دوڑتے ہوئے آئے لیکن جب وہ کمرہ میں داخل ہونے لگے۔ تو نیاب محمد خاں نے روک لیا۔ اس پر وہ کہنے لگے تم نہیں جانتے۔ میں کون ہوں نیاب محمد خاں کہنے لگے۔ آپ کون ہیں۔ انہوں نے کہا میں پٹھان ہوں اکبر خان خان یوپی کے رہنے والے تھے۔ اور نسلاً پٹھان تھے۔ لیکن نیاب محمد خان افغانستان سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے آئے تھے۔ نیک محمد خان نے کہا ہم نہیں جانتے ہیں کون ہوں۔ اکبر شاہ نے کہا ہاں تم بتاؤ تم کون ہو۔ انہوں نے کہا میں احمدی ہوں اس پر وہ شرمندہ ہو کر الگ ہو گئے تو درحقیقت

اسلام اور احمدیت

کا رتبہ پٹھان اور خان سے بڑا ہے۔ ورنہ ہمیں ماننا پڑے گا کہ ایک پٹھان نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑا ہوتا ہے۔ ایک لطیفہ مشہور ہے۔ کہ ایک پٹھان فقہ پڑھا کرتا تھا۔ اس نے فقہ کی کتاب "کنز" پڑھی ہوئی تھی۔ اور اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔ کہ

مذہب حنفی

یہ ہے۔ کہ حرکت کبیرہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کے بعد ایک دن اس پٹھان نے حدیث میں پڑھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ نماز پڑھتے۔ اور حضرت حسنؓ اور حسینؓ رو پڑتے۔ تو آپ انہیں اٹھا لیتے۔ جب سجدہ میں جاتے تو انہیں زمین پر بٹھا دیتے۔ اور جب سجدہ سے اٹھتے۔ تو دوبارہ اٹھا لیتے۔ اس پر اس پٹھان نے کہا خو محمد صاحب کا نماز ٹوٹ

گیا۔ کوئی سننے والا بھی پاس موجود تھا۔ اس نے کہا۔ کم بخت محمد رسول اللہ صلعم نے تو ہمیں نماز سکھائی ہے۔ اور تم کہتے ہو محمد صاحب کا نماز ٹوٹ گیا۔ اس پر وہ کہنے لگا۔ کنز میں اسی طرح لکھا ہے۔ تو جن قوموں میں دین سے غفلت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان میں ایسی باتیں آجاتی ہیں۔ پس اگر یہ بات ٹھیک ہے کہ مردان پشاور اور ہزارہ کی عورتیں جمعہ میں نہیں جاتیں۔ اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے ہیں اور خان ہیں۔ تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدی اور مسلمان اس سے بڑا ہوتا ہے۔ کوئی خان ہو یا پٹھان ہو بلکہ پٹھانوں کا بادشاہ بھی ہو تب بھی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے۔ کیونکہ اگرچہ وہ پٹھانوں کا بادشاہ ہے لیکن

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب کے بادشاہ ہیں

پس پٹھان یا خان ہونے سے کسی کی بڑائی نہیں ہوتی۔ بڑائی اسلام اور احمدیت سے ہوتی ہے۔ اور اسلام اور احمدیت کے سیکھنے کا ذریعہ چونکہ جمعہ ہے اس لئے جلسہ کے موقعہ پر جبکہ پشاور، مردان اور ہزارہ وغیرہ کے علاقہ کے لوگ آئے ہوئے ہیں میں ان سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی بیویوں اور لڑکیوں کو جمعہ میں ضرور بھیجا کرو تاکہ وہ دین سیکھیں اور اس سے واقف ہو جائیں۔ ورنہ اگر وہ دین سے واقف نہیں ہوں گی تو جماعت میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فیصلہ کیا کہ آپ عورتوں میں تقریر فرمایا کریں گے جس عورت نے تقریر کی تحریک کی تھی۔ وہ ان پڑھ تھی لیکن اس کا خاوند بڑا مخلص تھا۔ اب اس کا داماد (مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری) بہت مخلص ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عام طور پر وفات مسیح پر تقریر فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے عورتوں میں چند تقریریں کیں۔ ایک دن آپ نے اس عورت سے پوچھا کہ بتاؤ [illegible] اپنی تقریروں میں کیا کچھ بتایا ہے۔ اس [illegible] آپ نے خدا اور اس کے رسول کی باتیں ہی بیان کی ہوں گی۔ اور کیا بیان کیا ہو گا۔ اس کا آپ کو ایسا صدمہ ہوا۔ کہ آپ نے عورتوں میں تقریریں کرنا ہی بند کر دیا۔ تو عورتوں میں تعلیم بہت کم ہوتی ہے۔ اول تو وہ تقریر اور خطبہ سن کر بھی یہی کہتی ہیں کہ خدا اور رسول کی باتیں ہوں گی۔ کوئی معین مضمون ان [کی] سمجھ میں نہیں آتا لیکن اگر وہ بار بار دین کی [باتیں] سنتی رہیں۔ تو جب ایک جاہل بھی بار بار سن کر ایک بات سمجھ لیتا ہے تو عورت تو

آخر انسان ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسے بڑا

روشن دماغ دیا ہوا ہے

اگر وہ خدا اور اس کے رسول کی باتیں بار بار سنے گی تو وہ باتیں اسے یاد ہو جائیں گی۔ اور وہ پکی مسلمان ہو جائے گی۔ لیکن اگر وہ دین کی باتیں بار بار نہیں سنے گی تو اس کا اسلام پختہ نہیں ہو گا وہ کچا رہے گا۔ اور وہ موقع پر پوری طاقت نہیں دکھا سکے گی۔ لیکن جو عورتیں اسلام کو سمجھ جاتی ہیں وہ بعض دفعہ اپنے ایمان میں اتنی پختہ ثابت ہوتی ہیں کہ انہیں دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ مگر میں نے کئی دفعہ سنایا ہے کہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

بھی ایک ان پڑھ عورت آئی اور کہنے لگی حضور میرا بیٹا عیسائی ہو گیا ہے۔ آپ دعا کریں وہ پھر مسلمان ہو جائے۔ آپ نے فرمایا تم اسے میرے پاس بھیجا کرو۔ کہ وہ خدا کی باتیں سنا کرے۔ اس لڑکے کو سل کی بیماری تھی۔ اور اس کی والدہ اسے قادیان میں حضرت خلیفہ اولؓ کے پاس علاج کروانے لائی ہوئی تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے نصیحت کرتے رہے اور اسلام کی باتیں سمجھاتے رہے۔ لیکن عیسائیت اس کے اندر اتنی راسخ ہو چکی تھی کہ جب آپ کی باتوں کا اس کے دل پر اثر ہونے لگا تو اس نے خیال کیا کہ میں کہیں مسلمان ہی نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ ایک رات وہ ماں کو غافل پا کر بٹالہ کی طرف بھاگ گیا۔ جہاں عیسائیوں کا مشن تھا۔ جب اس کی ماں کو پتہ لگا تو وہ راتوں رات پیدل بٹالہ گئی۔ اور اسے پکڑ کر قادیان واپس لائی۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے

وہ عورت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں پر گر جاتی تھی اور کہتی تھی مجھے اپنا بیٹا پیارا نہیں۔ مجھے اسلام پیارا ہے۔ میرا یہ اکلوتا بیٹا ہے۔ مگر میری خواہش یہ ہے کہ یہ ایک دفعہ مسلمان ہو جائے۔ پھر بے شک مر جائے۔ مجھے کوئی افسوس نہیں ہو گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس کی یہ التجا قبول کی اور وہ لڑکا مسلمان ہو گیا اور اسلام لانے کے چند دن بعد مر گیا۔

تو بعض عورتیں بعض مردوں سے بھی زیادہ اسلام میں پکی ہوتی ہیں۔ مرد بعض اوقات کمزوری دکھا جاتے ہیں مگر عورتوں میں بڑی ہمت ہوتی ہے۔ اسی طریق سے ایک عورت آئی۔ وہ ۲۵ سال کے بعد وطن واپس آئی تھی۔ وہیں اس کا خاوند فوت ہو گیا تھا۔ واپس آئی تو اس نے مجھے بتایا کہ میری یہاں ایک بہن ہے۔ اس نے کہا ہے کہ میری لڑکیاں ہیں ان سے اپنے بیٹوں کی شادی کر دو۔ میں نے کہا ان کو لٹریچر دو۔ تاکہ وہ اس کا مطالعہ کریں۔ اور انہیں

احمدیت سے واقفیت ہو جائے

تو پھر بے شک شادی کر دینا۔ اس پر اس نے کہا۔ اگر غیر احمدی لڑکی سے شادی کرنا درست نہیں۔ تو میں انہیں چھوڑ دیتی ہوں۔ مجھے ان کو چھوڑ دینا منظور ہے حالانکہ وہ ۲۵ سال کے بعد واپس آئی تھی۔ اور اپنی بہن سے ملی تھی۔ میں نے کہا۔ تم جواب نہ دو۔ انہیں لٹریچر دو۔ اور کہو وہ اس کا مطالعہ کریں۔ اگر تمہاری اور تمہاری بیٹیوں کی سمجھ میں آجائے اور وہ احمدی ہو جائیں تو میں اپنے لڑکوں کی شادی تمہاری بیٹیوں سے کر دوں گی۔ ورنہ نہیں کروں گی۔ اس پر اس نے کہا میں اسی طرح کر لیتی ہوں۔ لیکن کئی مرد بڑی ضد کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہاں شادی کر لیں۔ تو یہ فائدہ ہو گا۔ کہ ایک اور خاندان احمدیت میں داخل ہو جائے گا۔ اور وہ اتنا مغز کھاتے ہیں کہ انسان کے سر میں درد شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ عورت سنتے ہی کہنے لگی۔ بس میں اپنی بہن سے کہہ دیتی ہوں کہ میں اس کی لڑکیاں نہیں لے سکتی۔

تو عورتیں بعض دفعہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مردوں سے بھی اخلاص میں بڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ کئی مرد کمزوری دکھا جاتے ہیں اور عورتیں اپنے اخلاص کی وجہ سے ان سے آگے بڑھ جاتی ہیں۔ اور

اس کی وجہ یہی ہوتی ہے

کہ بعض مرد اپنی عورتوں کو دین کی باتیں سکھاتے رہتے ہیں۔ کراچی میں ایک احمدی دوست تھے۔ ان کی بیوی غیر احمدی تھی۔ وہ جب کبھی جلسہ پر آتے تو لٹریچر ساتھ لے جاتے۔ ایک دن ان کی بیوی نے کہا۔ آپ اردو میں لٹریچر لایا کریں۔ تا میں بھی پڑھا کروں۔ چنانچہ وہ اردو کا لٹریچر گھر لے جانے لگے۔ وہ عورت لٹریچر مطالعہ کرتی رہی اور کچھ عرصہ کے بعد احمدی ہو گئی۔ اور اب تو وہ بہت مخلص ہے۔ اس نے اسی سال میری ایک بیوی کو لکھا تھا کہ میں

جلسہ پر آرہی ہوں

لیکن وہ بعض وجوہات کی بنا پر نہیں آسکی۔ مجھے یاد ہے۔ میں پچھلی دفعہ کراچی گیا۔ تو وہ میرے پاس آکر روتی تھی۔ کہ میری بیٹی کالج میں پڑھتی ہے۔ کوئی ایسی کتاب دیں۔ جو میں اسے دوں اور وہ اسے پڑھتی رہے ایسا نہ ہو۔ کہ وہ کالج کے اثر کے نیچے دین سے دور چلی جائے۔

تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کی ہی دین ہے اور چونکہ

کئی عورتوں نے نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے

اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ دوسری عورتوں کو دین کی باتیں سیکھنے سے محروم رکھا جائے۔ یہاں ربوہ میں عورتوں نے اپنا ایک ہال بنایا ہوا ہے۔ پھر انہوں نے ایک K. G. School اور ایک سلائی کا سکول کھولا ہوا ہے K. G. School میں لڑکے بھی پڑھتے ہیں۔ لیکن لڑکے اکثر فیل ہو جاتے ہیں اور لڑکیاں پاس ہو جاتی ہیں۔ تو جس طرح عورتیں دنیا کے علوم حاصل کر سکتی ہیں اسی طرح وہ دین کے علوم بھی حاصل کر سکتی ہیں۔

ہمیں چاہیئے

کہ انہیں دین سیکھنے کے مواقع بہم پہنچائیں۔ اگر ہم انہیں دین سیکھنے کے مواقع بہم نہیں پہنچائیں گے تو ہم مجرم ہوں گے۔ وہ مجرم نہیں ہوں گی۔ خدا ہمیں کہے گا تم گنہگار ہو۔ ان عورتوں میں دین سیکھنے کی طاقت موجود تھی لیکن تم نے انہیں دین سیکھنے کے مواقع بہم نہیں پہنچائے۔ پس

آپ لوگوں کا فرض ہے

کہ آپ عورتوں کی دینی تعلیم کی طرف توجہ کریں۔ میں نے جب تفسیر صغیر لکھی تو اگرچہ میرا حق تھا۔ کہ میں کچھ کاپیاں مفت حاصل کروں۔ مگر میں نے بہت سی کاپیاں خرید کر اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو دیں۔ اور کہا اسے پڑھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ تاکہ میری محنت غیروں کے ہی کام نہ آئے۔ بلکہ میرے اپنے خاندان کے بھی کام آجائے ✦

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

مقامِ سُنّت وحدیث

قرآن مجید کی روشنی میں

تقریر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(قسط نمبر ۲)

آپ کی دعوت سب دنیا اور ساری قوموں کیلئے تھی فرمایا قل یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً کہ اے رسول! تو اعلان کر دے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ میری پیغام ساری نسل انسانی کے لئے ہے۔ میری لائی ہوئی شریعت میں خدا کا بندہ اور خدائی قانون کا مخاطب ہونے کے لحاظ سے سیاہ و سفید میں مشرقی و مغربی میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کی مقدس مطہر اور ہمہ گیر زندگی میں سب انسانوں کے لئے اسوۂ حسنہ ہے لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ من کان یرجوا اللّٰہ والیوم الآخر وذکر اللّٰہ کثیراً (احزاب) یعنی تم سب انسانوں کے لئے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نمونہ ہے۔ وہ لوگ جو خدا سے ملنے کے امیدوار ہیں۔ انہیں آخرت کے مواخذہ سے ڈر ہے۔ اور جو خدا کے ذکر کو پوری طرح قائم کرنا چاہتے ہیں ان سب کے لئے آپ کے حالات میں اسوہ حسنہ ہے۔

یہ ایک لطیف بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعویٰ نبوت سے پہلے کی زندگی کو کفار و منکرین کے لئے حجت کے طور پر پیش کرتے ہوئے آپ ہی کی زبان مبارک سے اعلان کروایا ہے فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون (یونس رکوع ۲) کہ میں تمہارے درمیان آج سے پہلے عمر کا ایک لمبا عرصہ بسر کر چکا ہوں تم میری زندگی سے پوری طرح واقف ہو۔ میری زندگی تمہارے سامنے ایک کھلی ہوئی کتاب ہے۔ اگر تم عقل اور سمجھ سے کام لو تو میری صداقت کا پرکھنا تمہارے لئے ذرہ بھی مشکل امر نہیں ہے۔

گویا دعوئ نبوت سے پہلے کی زندگی بھی اتنی صاف اتنی پاکیزہ اور اتنی شاندار تھی کہ دشمن سے دشمن کو بھی اس کے بارے میں چیلنج کیا گیا۔ مگر سب کی زبانیں گنگ ہو گئیں اور سب کو اعتراف کرنا پڑا کہ یہ شخص اپنی زندگی کے ہر موڑ پر راستباز ثابت ہوا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر مرحلہ اسے صدوق امین ثابت کرتا ہے۔ دشمن بھی اس کی زندگی پر حرف گیری سے عاجز ہیں۔

ظاہر ہے۔ کہ جس شخص کے دعویٰ نبوت سے پہلے اس کی زندگی اتنی پاک و مطہر تھی۔ دعویٰ نبوت کے بعد اس کی زندگی کا کیا حال ہوگا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب سب نسل انسانی کے لئے آپ کی زندگی اسوۂ حسنہ ہے۔ اور آپ کے نقش قدم پر چلنے والے بھی خدا کی محبت اور اس کے قرب کو حاصل کر سکیں گے۔ فرمایا:۔

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔

اے رسول اعلان کر دے کہ لوگو اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو اس کے محبوب بننا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ میرے طریق کو اختیار کرو۔ میری سنت پر چلو تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ میرے سے عمل کرو اور میری سی باتیں کرو تم خدا کی محبت کو جذب کر لو گے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دونو دور اپنے اندر انتہائی کمال رکھتے ہیں۔ پہلا دور اس وقت کے منکرین کے سامنے آپ کی صداقت اور آپ کے منجانب اللہ ہونے پر شاہد ناطق ہے تو دوسرا دور دائمی طور پر ایماندروں کی روحانی ترقی کے لئے روشن مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔ گویا زندگی کامل بھی ہے۔ جامع بھی ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے قائم بھی ہے۔ کامل اس لئے کہ تمام صفات حسنہ پر مشتمل ہے۔ تمام اخلاق عالیہ پر حاوی ہے تاریخی ہے دنیا کے سامنے ایک کھلی ہوئی کتاب ہے۔ جامع اس لئے کہ زندگی کے سارے پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ بے بس یتیمی سے لے کر باقتدار شاہنشاہیت تک کے تمام مراحل کو اپنے رکھتی ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جس طرح سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی تاریخی زندگی ہونے کے لحاظ سے سارے انبیاء کی زندگیوں میں ممتاز ہے۔ اسی طرح اپنی جامعیت میں بھی بے مثال ہے۔ پھر یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ اپنی تاثیرات قدسیہ کے لحاظ سے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی یکتا و بے نظیر ہے۔ کہ صدیاں گذرنے کے باوجود آج بھی اس برگزیدہ رسول کی پیروی انسان کو باخدا بلکہ خدا نما انسان بنا دیتی ہے۔ اور رہتی دنیا تک یہی صورت قائم رہے گی۔ جس طرح ارشاد خداوندی انا

نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (الحجر ع ۱)

کے مطابق قرآن مجید ہمیشہ کے لئے محفوظ ہے اس میں کسی قسم کا تغیر یا تحریف راہ نہیں پا سکتی۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کے فرمان قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ کے مطابق یہ بھی ضروری ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل قائم رہے اور سچے مومن آپ کے نقش قدم پر چل کر اور آپ کی پیروی کر کے خدا کے محبوب بنتے رہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور سابق انبیاءؑ میں ایک عظیم الشان فرق یہ ہے۔ کہ وہ نبی اپنی اپنی قوم کے لئے پیغام لاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری قوموں اور سارے زمانوں کے لئے ہے۔ ان انبیاء کا مشن خاص رنگ کا ہوتا تھا اور محدود ہوتا تھا ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن ہمہ گیر اور سارے پہلوؤں پر حاوی ہے۔ پہلے انبیاء کے لگائے ہوئے پودے ایک عرصہ کے بعد خشک ہو جاتے تھے ان کے پھل بند ہو جاتے تھے۔ مگر حضرت خاتم النبیین سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا لگایا ہوا باغ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے گا اور اس پر کبھی خزاں نہ آئے گی بلکہ فرمان خداوندی تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا کے مطابق ہمیشہ تازہ اور شیریں پھل دیتا رہیگا یہی وجہ ہے کہ سچے مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ نبیوں میں زندہ رسول صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آسمانی صحیفوں میں زندہ کتاب صرف قرآن مجید ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے کیا ہی پاکیزہ کلمات ارشاد فرمائے ہیں کہ یہ

اپنے ہاں مجلس انصار اللہ قائم کیجئے

مجلس انصار اللہ جو چالیس سال یا اس سے زائد عمر کے تمام احمدی احباب پر مشتمل ہے اس کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ اراکین مجلس۔ اسلام کی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کریں۔ قرآن کریم خود سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو نہ صرف خود اپنائیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی اسی رنگ میں رنگین کریں۔ یہی خالصتہً دینی مقصد مجالس انصار اللہ کے سامنے ہے۔

اس اعلان کے ذریعہ ان جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں جہاں ابھی تک مجلس انصار اللہ قائم نہیں ہوئی۔ گذارش ہے کہ وہ اپنی پہلی فرصت میں ۴۰ سال یا اس سے زائد عمر کے تمام احباب کو جمع فرما دیں۔ اور ان میں سے کسی دوست کا بطور زعیم انتخاب کروا کے اپنی گرانقدر رائے کے ساتھ منظوری کے لئے نام مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

ظہور احمد طالب علم ولد مستری بشیر احمد صاحب مرحوم ۳۰/۱/۵۹ کو چکی مشین کے پٹہ کی لپیٹ میں آکر جان بحق ہو گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون مرحوم کے دادا مستری چراغ الدین صاحب اور والدہ کو بہت سخت صدمہ پہنچا ہے۔ احباب کرام مرحوم کے لئے مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں (سلطان احمد مجاہد معلم وقف جدید حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

"نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح صـ۱۳)

ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم صرف اپنی ذات میں ہی زندہ نبی نہیں بلکہ آپ دوسروں کو زندگی بخشنے والے نبی ہیں۔ آپ صرف خود ہی مطہر و مزکّی انسان نہ تھے بلکہ دوسروں کو پاک کرنا بھی آپ کا فرض تھا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے جب آپ کی بعثت کے لئے دعا مانگی تو آپ کے کاموں میں یزکیہم بھی ذکر فرمایا۔ (بقرہ ۱۲۹) یعنی آپ لوگوں کو پاک و مطہر بنائیں گے۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کما ارسلنا فیکم رسولاً منکم یتلو علیکم آیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون (بقرہ ۱۵۱)

کہ ہم نے اس رسول کو اس لئے بھیجا ہے کہ یہ تمہیں ہمارے احکام اور آیات سے آگاہ کرے اور تمہارا تزکیہ نفوس کرے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور ان امور سے آگاہ کرے جن سے تم واقف نہ تھے۔"

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک اہم مقصد تزکیہ ہے۔ اس مقصد کی تکمیل دو باتوں پر موقوف ہے۔ اوّل آپ کو کامل شریعت دی جائے اور آپ کو ایسی قوت قدسیہ حاصل ہو کہ آپ مردوں کو زندگی بخش سکیں۔ اندھوں کو بینائی بہروں کو شنوائی عطا کر سکیں۔

دوم۔ آپ کو ایسی جماعت حاصل ہو جو آپ کی محبت میں فنا ہو اور آپ کی پیروی عاشقانہ اور والہانہ رنگ میں کرنے والی ہو چونکہ مذہب میں جبر نہیں ہے اس لئے ساری عمارت محبت، خلوص اور عقیدت پر استوار ہوتی ہے۔ دونوں طرف برابر کشش اور جذب کارفرما ہو۔ تب کہیں نبی ایسا ہو کہ اپنے تو اپنے غیروں کے لئے بھی سراپا گداز ہو۔ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتا ہے لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ تو ان لوگوں کے غیر مومن رہ کر مستحق عذاب بننے پر اتنا بے تاب و بے چین ہے گویا تو اپنے آپ کو ذبح کر ڈالیگا۔ مومنوں کے بارے میں نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی شفقت کاملہ کے ذکر یوں فرمایا۔

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم،

یہ ایسا رسول تمہارے پاس آیا ہے جو تم میں سے ہے۔ اور جسے تمہارا ذرا سا دکھ بھی نہایت شاق گذرتا ہے۔ جو تمہارے لئے ہر بھلائی کا انتہائی خواہاں ہے۔ ایمانداروں کے لئے وہ سراپا رافت اور رحمت ہے۔ ایک طرف تو تزکیہ کرنے والے پیغمبر علیہ السلام کا یہ حال ہے دوسری طرف مومنوں کو ارشاد ہے کہ وہ اس رسول کی پوری پوری اتباع کریں۔ انسان کے ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ و رسول کی کامل اطاعت کریں۔ فرمایا:۔

(ا) ماکان لمؤمن ولامومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امراً ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالاً مبیناً۔ (احزاب ۳۶)

کہ مومن مرد و عورت کا مقام یہی ہے کہ جب خدا اور رسول کسی بات کا حکم دیں۔ کوئی فیصلہ کریں تو وہ سراپا اطاعت بن جائیں۔ جو نافرمانی کریں گے وہ کھلے طور پر گمراہ قرار پائیں گے

(ب) فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیماً ۰ (النساء ۶۵)

خدا گواہ ہے کہ یہ لوگ صرف اسی صورت میں مومن قرار پا سکتے ہیں جبکہ ان کی یہ حالت ہو کہ اپنے تمام جھگڑوں میں تجھے حکم تسلیم کریں اور تیرے فیصلوں کو بلا چون و چرا اور پورے شرح صدر سے قبول کریں۔

(ج) یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذالک خیر واحسن تاویلاً ؛

اے ایمان کے دعویدارو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اس کے اس رسول کی اطاعت کرو۔ اور اولوالامر کی اطاعت کیا کرو۔ اگر تمہارے درمیان باہم تنازعہ ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کے پاس لاکر اسے حل کرا لیا کرو۔ اگر تم سچ مچ اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو یہی طریقہ بہتر اور انجام کار اچھا ثابت ہوگا۔

قرآن مجید کا یہ اسلوب کتنا دلربا اور پیارا ہے کہ وہ ایک طرف تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا تذکرہ کر کے کرتا ہے اور آپ کو آپ کا فرض منصبی "تزکیہ نفوس" یاد دلاتا ہے۔ اور دوسری طرف مومنوں کو ایسی اطاعت اور اتباع کی تلقین فرماتا ہے جس کی بنیاد محبت اور عشق پر ہو۔ اسی دوہری اور جامع تلقین کا نتیجہ یہ ہوا

محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً (الفتح ۳۹)

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ جماعت پیدا ہوگئی۔ جو دشمنوں پر گراں تھی۔ مگر باہم پیار و محبت کرتی تھی۔ ان کے دن اور ان کی راتیں اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلب کرنے میں گزرتے ہیں وہ ہر گھڑی رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ایسی مبارک قوم کا تیار ہو جانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم ترین قوت قدسیہ پر گواہ ہے۔ کیونکہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ درحقیقت اس میں بائبل کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی طرف بھی اشارہ ہے جس میں فرمایا تھا کہ:۔

"خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔ ہاں وہ اس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے۔ اس کے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں اور تیری باتوں کو مانیں گے۔"

(استثناء ۳۳ : ۲-۳)

عربی ترجمہ میں (وھم جالسون عند قدمک یتقبلون من اقوالک) ہے

قرآن مجید میں دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل یامرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم فالذین آمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولٰئک ھم المفلحون (الاعراف ۱۵۷)

میری رحمت خاص کے وارث وہ لوگ ہوں گے جو اس فرستادہ امی نبی کی اتباع کرتے ہیں جس کی پیشگوئی ان کے ہاں تورات و انجیل میں لکھی ہوئی موجود ہے۔ یہ نبی ان متبعین کو معروف کا حکم دیتا ہے اور انہیں ناپسندیدہ امور سے روکتا ہے۔ تمام پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے اور ناپاک مضرت رساں اشیاء کو حرام ٹھہراتا ہے۔ وہ ان کے تمام بوجھوں کو دور کرتا ہے۔ اور ان کے تمام بندھوں کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ پس اس پر ایمان لانے والے اس کی عظمت و توقیر کرنے والے کامیاب و کامران ہوں گے۔"

اس آیت سے ظاہر ہے کہ نبی کے تزکیہ کے منفی اور مثبت پہلو کے پایۂ تکمیل کو پہنچنے کے لئے لازمی ہے کہ اتباع کرنے والے پوری عقیدت اور پورے خلوص سے نبی کے طریق کی پیروی کریں اور اس کے تمام احکام کی تعمیل کریں۔

آیت کریمہ بتا رہی ہے کہ قرآن کریم بلاشبہ ایک نور ہے۔ اس کی پیروی مومن کے لئے فرض عین ہے۔ مگر اس کے ساتھ الرسول النبی الامی کی اتباع بھی لازمی ہے۔ قرآن مجید تو صحابہ کے بعد آج تک موجود ہے اور صحابہ کے وقت میں بھی موجود تھا۔ مگر یہ نمایاں فرق کیوں ہے کہ صحابہ کے عہد سعادت مہد میں تو اس قرآن کے ماننے والوں کی کایا پلٹ گئی۔ ان کی زندگیوں میں وہ انقلاب آگیا جس کی مثال نہ پہلے کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ آئندہ دیکھے گی۔ لیکن اس کے بعد مسلمانوں کی وہ حالت نہ رہی بلکہ ایسی دگرگوں ہو گئی کہ انسانی عقل اسے دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے حالانکہ قرآن مجید ان کے پاس بھی موجود ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ قرآن تو موجود ہے اس کے الفاظ تو موجود ہیں۔ مگر اس کے ساتھ بعد کے لوگوں میں الرسول النبی الامی موجود نہیں ہیں۔ اب مسلمانوں کی زمین چکر کھا کر اس آفتاب حقیقت کے سامنے سے ہٹ گئی ہے جس کی نورانی کرنیں دلوں کو گرماتی اور جس کا تزکیہ اعضاء و جوارح میں قوت عمل پیدا کرتا ہے اس لئے ان کی حالت بدل گئی اور ان کی اور صحابہ کی زندگیوں میں آسمان و زمین کا فرق نظر آنے لگ پڑا۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) میں عرصہ دو سال سے ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہوں۔ تمام احمدی بھائیو اور بہنوں سے [illegible] مقدمہ میں باعزت بریت کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔

محمد صادق پنشنر چک ۱۵ D.B ضلع ساہیوال۔

(۲) بندہ کی نسبتی بہن ایک عرصہ سے بعارضہ بلڈ پریشر، دمہ شدید کھانسی علیل ہیں۔ احباب کرام صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

عبدالرشید سیکرٹری مال

محلہ چابک سواراں لاہور

انعامی علمی مقابلہ

مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ کے زیر انتظام ایک علمی مقابلہ ہو رہا ہے۔ تمام ممبران خدام الاحمدیہ پاکستان کو اس میں شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ مقالہ کا موضوع

"رمضان المبارک کے فضائل"

ہوگا۔ یہ مقالہ ۲۵ر فروری سے قبل مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوایا جائے۔

-حکیم شیخ خورشید احمد شاد منتظم تعلیم خدام الاحمدیہ۔ گول بازار ربوہ۔

اوّل اور دوئم آنے والے خدام کو انعام پیش کیا جائے گا۔ اور ان کے اسماء روزنامہ الفضل اور ماہنامہ خالد میں شائع کروائے جائیں گے۔ نیز اوّل آنے والے خادم کا مقالہ روزنامہ الفضل میں اور دوئم آنے والے خادم کا مقالہ رسالہ خالد میں شائع کروایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

مقالہ پیش کرنے والے خدام اپنے تعلیمی معیار سے بھی مطلع کریں۔

(زعیم خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ)

اعانتِ الفضل

۱۔ محترمہ والدہ صاحبہ شیخ عبدالخالق صاحب اکونٹنٹ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت اخبار الفضل بھجوائے ہیں۔ جزاھا اللہ تعالیٰ۔

محترمہ ان دنوں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔

۲۔ مکرم شیخ محمد خان صاحب سیٹھی یونس اینڈ کو لمیٹڈ پشاور نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم شیخ صاحب کی طرف سے ایک مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا گیا ہے احباب ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انہیں دینی و دنیوی نعمتوں سے مالامال کرے۔ آمین

(مینجر الفضل)

گمشدہ رسید بک

مکرم قائد صاحب مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھرتانوالہ ضلع سیالکوٹ سے رسید بک ملنا گم ہوگئی ہے اس لئے بذریعہ اعلان اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کوئی خادم اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کرے۔ اور اگر کسی کو اس کا علم ہو تو مرکز میں رپورٹ کرے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مومن کا قدم

مومن کا قدم دین کی خدمت میں ہمیشہ آگے ہی رہتا ہے۔

آپ اپنے مرکزی اور خالص دینی اخبار **الفضل**

کی اشاعت میں ہر سال اضافہ کر کے اس رنگ میں بھی

اپنے قدم کو آگے ہی رکھیئے۔

(مینجر الفضل)

بیرونی ممالک کے غیر موصیوں کیلئے "ہفتۂ تحریکِ وصیّت"

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان اور آزاد کشمیر میں "ہفتہ وصیت" منانے کے لئے ۲۲ لغایت ۲۸ فروری کے ایام مقرر کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ الفضل میں متعدد بار اعلان ہو چکا ہے۔

بیرونی ممالک کی جماعتوں کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی دقت نہ ہو تو وہ بھی انہی ایام میں ہفتہ "وصیت منائیں۔ لیکن اپنے حالات کے ماتحت اگر وہ ان ایام کو موزوں نہ سمجھتی ہوں۔ تو وہ اس تحریک کے لئے آگے پیچھے کے ایام مقرر کر سکتی ہیں۔ مگر بہرحال ممالک بیرون کی جماعتوں کو بھی اس اہم تحریک میں شامل ہونا چاہیئے مفصل اعلان کے لئے اور اس تحریک کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات دیکھنے کے لئے اخبار الفضل مجریہ ۱۲ جنوری ملاحظہ فرمایا جائے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مقامی جماعتوں کی توجّہ کیلئے

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کا دسواں مہینہ شروع ہے۔ پس اب وقت آگیا ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے بجٹ پورا کرنے کے لئے پوری سنجیدگی کے ساتھ جدوجہد شروع کر دیں۔ مجھے پختہ امید ہے کہ سال کے آخر تک تمام جماعتیں اپنے بجٹ پورے کر لیں گی۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اسی وقت سے موثر اور متواتر جدوجہد شروع کر دی جائے کیونکہ اس وقت تک چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی میں تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں ڈیڑھ لاکھ روپے سے زیادہ کی کمی ہے پس ان تین مہینوں میں ان مہینوں کا پورا بجٹ بھی وصول کرنا ہے اور اس کمی کو بھی پورا کرنا ہے۔ اس سے احباب خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس قدر محنت اور توجہ کی ضرورت ہے۔

اس سال بعض مخصوص حالات کی وجہ سے کئی زمیندار جماعتوں کا فصل ربیع کا پورا چندہ وصول نہ ہو سکا۔ اس لئے ضروری ہے کہ جماعتیں فصل خریف کی آمد سے پہلی کمی پوری کر دیں اس سال شہری جماعتوں کو بھی بقایا جات کی وصولی پر بہت زور دینا چاہیئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور جو ذمہ داریاں ہم نے قبول کر رکھی ہیں ان کے ادا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس سال بھی جلسہ سالانہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اور ہزاروں ہزار بندگانِ خدا کو اپنے پیارے دینِ اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے اور اپنے محبوب امام کے پاکیزہ کلمات سننے کا موقع نصیب ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بِل ادا ہو رہے ہیں۔ ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی صرف دو تہائی کے قریب ہے۔

لہذا تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کے بقایا جات وصول کر کے جلد بھجوا دیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے بِل ادا ہو سکیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۱۹۳: میں عبد المجید ولد عثمان قوم سیلونی پیشہ طابع و پرنٹر عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن نیگومبو صوبہ سیلون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

I have got a shall in a printing press "Islamia Sultan Press" worth of Rs 5000/- and my monthly income of Rs 100/- only. I Promise to pay 1/10 of my all assets & income regularly in favour of Sadar anjaman Pakistan

Abdul majeed
240 - Chilan Road
Negombo Ceylon

WITNESS
S. A. Rahman
P. Box 793
Chilan

WITNESS
Am. Nasir Ahmad
Ahmadi
240 - Chilan Road
Negombo

نمبر ۱۵۱۹۲: میں فضل النساء بیگم زوجہ محمد احمد صاحب قوم چغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیلا گنبد لاہور معرفت ایم موسیٰ اینڈ سنز لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ مئی ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک عدد ہار طلائی وزن ۶ تولہ ایک جوڑی کڑے طلائی وزن ۵ تولے ایک جوڑی کانٹے طلائی وزن ایک تولہ کل وزن سونا ۱۲ تولہ در ۔/۹۶ روپے تولہ موجود ہے اس کے علاوہ مبلغ یکصد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے اس طور سے کل جائداد مالیتی ایک ہزار دو سو باون روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند سے ہر ماہ پندرہ روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی رہوں گی۔ نیز یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

الامۃ فضل النساء بیگم زوجہ محمد احمد ساکن نیلا گنبد لاہور گواہ شد محمد احمد معرفت ایم موسیٰ اینڈ سنز نیلا گنبد لاہور خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد یحییٰ نیلا گنبد لاہور ایم موسیٰ اینڈ سنز نیلا گنبد لاہور

نمبر ۱۵۱۹۱: میں بشریٰ بی بی زوجہ نذیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ دار الصدر ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۹-۱-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں (۱) گلے کا طلائی ہار وزنی پون تولہ (۲) کانوں کی بالیاں طلائی دکھنے طلائی وزنی ایک تولہ (۳) طلائی گلوبند وزنی ۲ تولہ (۴) چوڑیاں ۳ عدد ۴ تولہ کل قیمت مبلغ ۔/۵۰۰ روپے۔ مندرجہ بالا زیور میں نے اپنے خاوند سے مہر کے طور پر نقد وصول کر لیا ہے۔ میرا مہر مبلغ ۔/۵۰۰ روپے ہے اور یہ پانچ صد کا زیور بصورت مہر منتقل ہو چکا ہے اور یہی میری جائداد ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت جو کہ پچاس روپے بنتے ہیں کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ بشریٰ بی بی زوجہ نذیر احمد سکنہ پوگا دہ حال مقیم ربوہ دار الصدر جنوبی۔ گواہ شد نشان انگوٹھا نذیر احمد ولد غلام محمد مرحوم خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد انور ولد میاں خیر دین مرحوم دکاندار سکنہ نظارت امور عامہ ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۵۱۹۰: میں عبد الرحمن ولد عبد الحق قوم مغل پیشہ واقف زندگی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن منگال ڈاکخانہ جکر ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ دسمبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میں صرف اپنی ماہوار آمد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو اس وقت مجھے بصورت پچاس روپے ماہوار الاؤنس دفتر وقف جدید سے مل رہا ہے۔ اس میں کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز آئندہ اگر میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی اور میرے ترکہ پر بھی جو میری وفات کے بعد ثابت ہو یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عبد الرحمن ولد عبد الحق واقف زندگی سکنہ منگال ڈاکخانہ جکر ضلع جہلم حال گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ گواہ شد خواجہ عبد العزیز ولد غلام احمد صاحب موضع گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نور محمد ولد شیخ محمد نمبردار سکنہ رتالی ورکاں ضلع جالندھر حال گرمولہ ورکاں

اعانت الفضل

چوہدری ناصر احمد صاحب لمبر وائزر ترقیات دیہات نے اپنی ترقی کی خوشی میں خاکسار کی تحریک پر مبلغ ۔/۱۰ روپے کی رقم بطور اعانت الفضل ادا کی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء احباب ان کی دینی اور دنیاوی ترقی کے لئے احباب دعا کریں۔

چوہدری غلام نبی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خان

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

اعلانِ نکاح

میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ہومیو ربوہ کا نکاح سلمیٰ بیگم صاحبہ بنت راجہ فضل داد خان صاحب رئیس ڈلوال کے ساتھ بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۸ فروری کو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے محلہ دار الرحمت غربی ربوہ کی بڑی مسجد میں پڑھا۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (خاکسار۔ راجہ بشیر احمد مظفر انسپکشن آفیسر پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کراچی)

درخواستِ دعا

مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب کئی دنوں سے بعارضہ بخار صاحبِ فراش ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے نہایت دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کیپٹن صاحب مکرم سلسلہ کے کاموں میں بہت دلچسپی لینے والے دوست ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین ثم آمین

خاکسار

مینیجر الفضل